عمرو اور سونا شہزادی
TARIQ
ZAHOOR

بچوں کیلئے عمرو عیار کا انتہائی دلچسپ اور انوکھا کارنامہ

عمرو اور سونا شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

خواجہ عمرو ملک سیستان کے ایک بازار میں گھوم پھر رہا تھا۔ اسے یہاں آئے ہوئے کئی روز گذر چکے تھے ۔ وہ ایک خاص مقصد کے لئے آیا تھا اور اب اس نے واپس جانا تھا۔ چونکہ اس کا یہ مقصد ذاتی تھا اس لئے اس کا علم اس کی بیوی چاند ستارہ کو بھی تھا اس لئے چاند ستارہ نے اسے فرمائش کی تھی کہ سیستان سے واپسی پر وہ اس کے لئے سیستان کی مشہور چادر جسے سیستانی چادر کہا جاتا تھا ضرور لے کر آئے اور اب عمرو اس چادر کی تلاش میں کافی دیر سے گھوم رہا تھا۔ گو یہاں تقریباً ہر دکان پر سیستانی چادر موجود تھی لیکن اس کی قیمت خاصی زیادہ تھی اور عمرو جیسا کنجوس آدمی بھلا

اتنی قیمتی چادر کے لئے کہاں ادا کر سکتا تھا لیکن فرمائش بہرحال اس کی بیوی کی تھی اس لئے چادر بھی اسے لازمی لے کر جانی تھی اس لئے عمرو کی کوشش تھی کہ کم سے کم قیمت کی چادر مل جائے لیکن جتنی کم وہ چاہتا تھا اتنی کم قیمت پر کوئی بھی چادر فروخت کرنے کے لئے تیار نہ ہوا تھا۔ پھر اسے بازار میں ایک ایسی دکان نظر آ گئی جس پر سیستانی چادریں تو موجود تھیں لیکن دکان پر کوئی گاہک موجود نہیں تھا جبکہ دوسری دکانوں پر گاہکوں کا کافی ہجوم تھا۔ دکاندار ایک بوڑھا اور دبلا پتلا آدمی تھا جس کے چہرے سے عجیب سی اداسی ٹپک رہی تھی۔ عمرو سمجھ گیا کہ یہ گاہوں کی کمی کی وجہ سے پریشان ہے اس لئے یہ یقیناً کم قیمت پر چادر فروخت کرنے پر تیار ہو جائے گا۔ یہ سوچ کر عمرو آگے بڑھا اور دکان میں داخل ہو گیا۔ بوڑھے نے اسے چونک کر دیکھا لیکن اس نے کوئی بات نہ کی اور خاموش بیٹھا رہا۔

" اس سیستانی چادر کی کیا قیمت ہے"۔ عمرو نے ایک چادر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اس کی کوئی قیمت نہیں ہے جو تمہارا جی چاہے دے دو۔ نہ دو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے"۔ دکاندار نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں یہ چادر مفت بھی لے سکتا ہوں"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

" اگر تم مفت لینا چاہتے ہو تو لے جاؤ"۔ دکاندار نے اسی طرح بیزار سے لہجے میں کہا تو عمرو کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔

" بے حد شکریہ۔ میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گا"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور جلدی سے چادر اٹھا کر لپیٹنی شروع کر دی۔

" میرا نام ہمدانی ہے بس یہ نام یاد رکھنا"۔ بوڑھے دکاندار نے جواب دیا اور عمرو سر ہلاتا ہوا اور بوڑھے کو سلام کر کے جلدی سے دکان سے باہر آگیا۔ وہ بے حد خوش تھا کہ اسے چادر مفت مل گئی ہے ۔اس نے اپنی بیوی کی فرمائش بھی پوری کر دی ہے اور اپنی دولت بھی بچا لی ہے۔ اس نے چادر کو زنبیل میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس سرائے کی طرف بڑھنے لگا جہاں

وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ سرائے میں اپنے کمرے میں پہنچ کر اس
نے زنبیل میں سے چادر نکالی اور اسے دیکھنے لگا اسے
اب تک یقین نہ آ رہا تھا کہ اس قدر قیمتی چادر اسے
مفت مل گئی ہے۔ گو بظاہر چادر کی اتنی قیمت نہ تھی
اور عمرو کے پاس تو اتنی دولت تھی کہ وہ پورے
سیستان کی چادریں خرید سکتا تھا لیکن عمرو بے حد کنجوس
تھا اس لئے ایک چادر مفت مل جانے پر اسے یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی بڑا خزانہ اسے مل گیا ہو۔
اس نے چادر کو واپس زنبیل میں ڈالا اور کمرے سے نکل
کر کھانا کھانے کے لئے اس بڑے کمرے کی طرف بڑھ
گیا جہاں سرائے کے رہنے والے کھانا کھاتے تھے۔ کھانا تو
ایسا ہی تھا جیسے اس نے دوپہر کو کھایا تھا لیکن اس
وقت اسے یہ کھانا اس لئے بے حد لذیذ لگ رہا تھا
کیونکہ اسے بار بار مفت میں ملنے والی چادر کا خیال آ
جاتا اور وہ خوشی سے بے اختیار اچھل پڑتا۔ کھانا کھانے
کے بعد وہ اپنی سرائے سے باہر آ گیا۔ وہ اب کچھ دیر
ٹہلنا چاہتا تاکہ کھانا ہضم ہو سکے کیونکہ چادر مفت ملنے
کی خوشی میں وہ کچھ زیادہ ہی کھا گیا تھا۔ کافی دیر تک وہ

ٹہلتا رہا اور پھر جب وہ قدرے تھک گیا تو وہ واپس
اپنے کمرے میں آ گیا۔ اس نے زنبیل اتار کر دیوار پر
موجود کیل کے ساتھ لٹکائی اور لباس تبدیل کر کے وہ
بستر پر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سو چکا تھا۔
صبح کو اس کی آنکھ کھلی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ گو کمرے کا
دروازہ بند تھا اور دروازے پر لگی ہوئی کنڈی بھی بند نظر
آ رہی تھی لیکن نہ جانے کیا بات تھی۔ کہ اسے کسی
شدید گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا۔ اسی لمحے اس کی نظر
دیوار کے اس حصے پڑیں جہاں اس نے کیل کے ساتھ
اپنی زنبیل لٹکائی تھی اور اب وہاں زنبیل موجود نہ
تھی۔ عمرو چند لمحے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس جگہ کو
دیکھتا رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی بینائی
اچانک جاتی رہی ہو۔ پھر وہ اچھل کر بستر سے اترا اور
دوڑتا ہوا اس دیوار کی طرف بڑھا اور اس نے قریب جا
کر ایک بار پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیوار کو دیکھا۔ پھر
اس نے کیل اور اس کے نیچے دیوار پر ہاتھ پھیرا لیکن
وہاں زنبیل ہوتی تو نظر آتی۔ وہ تیزی سے گھوما اور اس
نے سارے کمرے کو نظروں ہی نظروں میں چھان مارا

لیکن وہاں زنبیل سرے سے موجود نہ تھی۔

"یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کمرہ بھی بند۔ دروازہ بھی بند اور زنبیل غائب"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اس کی تمام دولت زنبیل میں تھی۔ اس کی تمام مقدس چیزیں بھی زنبیل میں تھیں اور زنبیل غائب تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مفلس اور قلاش ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی بے بس اور لاچار بھی ہو گیا ہو۔ اچانک اس کے ذہن میں سیستانی چادر آ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں اس بوڑھے دکاندار کی شرارت نہ ہو۔ یہ چادر کہیں جادو کی نہ ہو۔ مجھے اس بوڑھے کے پاس جانا چاہئے"۔ عمرو نے سوچا اور پھر اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ سرائے سے باہر نکلا۔ دوڑنے کے سے انداز میں چلتا ہوا وہ بازار پہنچ گیا لیکن بازار بند تھا۔ اتنی صبح بھلا کون دکانیں کھولتا تھا۔

"کون ہو تم اور اتنی صبح کیوں آئے ہو۔اچانک ایک آدمی نے اس کے قریب آ کر کہا۔ اس کے ہاتھ میں

ایک مشعل اور دوسرے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ عمرو سمجھ گیا کہ یہ بازار کا چوکیدار ہے۔

"یہ دکان کس کی ہے"۔ عمرو نے بند دکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں سے اس نے سیستانی چادر خریدی تھی۔

"بابا ہمدانی کی۔ کیوں"۔ چوکیدار نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے اس سے کل ایک سیستانی چادر خریدی تھی لیکن میں اسے رقم دینا بھول گیا تھا۔ اب مجھے یاد آیا ہے تو میں یہاں آیا ہوں۔ میں نے واپس بھی جانا ہے۔ کیا تم اس کا گھر جانتے ہو"۔ عمرو نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں آؤ میرے ساتھ"۔ چوکیدار نے کہا اور پھر وہ عمرو کو ساتھ لئے بازار سے نکل کر قریب ہی ایک محلے میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے مکان کے دروازے پر جا کر رک گیا۔

"یہ ہے بابا ہمدانی کا مکان"۔ چوکیدار نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمرو نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا سا آدمی باہر آ گیا۔ وہ اپنے لباس اور وضع قطع سے ملازم لگتا تھا۔

" میرا نام خواجہ عمرو ہے اور میں سردار امیر حمزہ کا درباری ہوں۔ مجھے فوراً بابا ہمدانی سے ملنا ہے"۔ عمرو نے اس ملازم سے کہا۔

" آئیے ۔ بابا آپ کے منتظر ہیں"۔ ملازم نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمرو ملازم کی زبان سے یہ بات سن کر بے حد حیران ہوا تھا کہ بابا ہمدانی اس کا منتظر تھا۔ اسے جیسے یقین آگیا تھا کہ اس کی زنبیل کسی پراسرار ذریعے سے بابا ہمدانی کے پاس پہنچ چکی ہے اس لئے وہ اس کا منتظر تھا۔ ملازم اسے ایک کمرے کے سامنے لے آیا جس کا دروازہ بند تھا۔

" بابا اندر موجود ہیں۔ چلے جاؤ"۔ ملازم نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمرو نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمرو کمرے میں داخل ہوا تو اس بوڑھے ہمدانی کو ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس وقت اس کے چہرے پر بیزاریت کی بجائے پراسرار مسکراہٹ تھی۔

" خوش آمدید خواجہ عمرو۔ خوش آمدید"۔ بوڑھے ہمدانی نے مسکراتے ہوئے عمرو کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میری زنبیل تمہارے پاس ہے"۔ عمرو نے فوراً ہی پوچھا۔

" ہاں۔ میرے پاس ہے۔ بیٹھو"۔ بابا ہمدانی نے کہا تو عمرو نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور اس کا ستا ہوا چہرہ زنبیل کی موجودگی کا سن کر ہی مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

" وہ کس طرح تمہارے پاس آگئی"۔ عمرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیونکہ اس میں میری چادر تھی اور تم نے چادر کی قیمت ادا نہ کی تھی اور میرے مال میں یہ خاصیت ہے کہ جو اس کی قیمت ادا نہ کرے وہ اس آدمی کے قبضے میں نہیں رہتا اور واپس میرے پاس آ جاتا ہے۔ چونکہ تمہارا تمام قیمتی سامان بھی زنبیل میں موجود تھا اس لئے وہ چادر اسے لے آئی"۔ بابا ہمدانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تم نے خود کہا تھا کہ بے شک قیمت نہ دو۔ اگر تم قیمت مانگتے تو میں تمہیں دے دیتا۔ لاؤ مجھے میری زنبیل دو اور جتنی قیمت چاہو۔ ابھی دے دیتا ہوں"۔ خواجہ عمرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ زنبیل تمہیں اس وقت مل سکے گی جب تم میرا کام کرنے کا وعدہ کرو گے۔ میں تمہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کیونکہ تم سے ایک بار ملک روم کی سرائے میں میری ملاقات ہو چکی ہے۔ میں کاروبار کے سلسلے میں وہاں گیا ہوا تھا اور میں نے تمہاری شہرت بھی سن رکھی تھی۔ اس روز بھی میں دکان پر پریشان بیٹھا ہوا تھا کہ تم اچانک اندر آ گئے اور میں نے تمہیں پہچان لیا۔ میں چونکہ تمہاری کنجوسی سے بھی واقف ہوں اس لئے میں نے تمہیں جان بوجھ کر چادر بغیر کسی قیمت کے دے دی اور اپنا نام بھی بتا دیا۔ پھر رات کو اس چادر کی وجہ سے ایک خاص عمل کرنے سے چادر زنبیل سمیت میرے پاس پہنچ گئی۔ مجھے یقین تھا کہ تم اپنی زنبیل کی تلاش میں میرے پاس آؤ گے اور میں تمہارا منتظر تھا۔ یہ سب کام میں نے اس لئے کیا ہے کہ تم میرا کام کر

سکو۔ ویسے تو میں تمہیں دولت بھی دے سکتا تھا لیکن میرا کام اس قدر مشکل ہے کہ تم نے دولت لینے کے باوجود کام سے انکار کر دینا تھا لیکن اب تم اپنی زنبیل کے لئے میرا کام کر سکتے ہو اور یہ کام ایسا ہے کہ تمہارے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا لیکن میں تمہیں مجبور نہیں کر سکتا۔ اگر تم نہیں کرنا چاہتے تو خاموشی سے واپس چلے جاؤ اور زنبیل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ"۔ بابا ہمدانی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہارا کام کرنے کا وعدہ کرتا ہوں لیکن میری زنبیل مجھے دے دو"۔ عمرو نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے کام سن لو۔ پھر وعدہ کرنا"۔ بابا ہمدانی نے کہا۔

"اچھا۔ بتاؤ"۔ عمرو نے مجبور ہو کر کہا۔

"ہمارے ملک مصر کے بادشاہ کی ایک بیٹی کا نام سونار شہزادی ہے۔ سونار شہزادی کو سونے کی تاروں سے بنا ہوا لباس پہننے کا بے حد شوق ہے اس لئے وہ ہر وقت سونے کی تاروں کا بنا ہوا لباس پہنے ہوئے

رہتی ہے اس لئے عام لوگ اسے سونار شہزادی کی بجائے
سونا شہزادی کہتے ہیں۔ سونا شہزادی کی ماں ایک بہت
بڑے جادوگر کی بیٹی تھی اور خود بھی وہ ایک بہت
بڑی جادوگرنی تھی لیکن پھر اس نے جادو چھوڑ دیا اور
مصر کے بادشاہ سے شادی کر لی۔ یہ سونا شہزادی اس
کی بیٹی ہے۔ چونکہ اس کے خون میں ماں کی طرف سے
جادو موجود تھا اس لئے اسے بچپن سے جادو سیکھنے کا بے
حد شوق تھا۔ گو اس کی ماں نے اسے اس بات سے
روکنے کی کوشش کی لیکن سونا شہزادی نہ مانی تو مجبوراً
اس کی ماں نے اسے جادو سکھانے کا فیصلہ کر لیا اور
پھر اسے ایک علیحدہ محل بنا کر دے دیا گیا۔ یہ محل
مصر سے باہر ویران پہاڑی کے اندر ہے۔ اس محل کے
گرد ایسے حصار ہیں کہ اس محل میں سونا شہزادی کی
اجازت کے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ سونا شہزادی
کو جادو سکھانے کے لئے اس کی ماں نے بڑے بڑے
جادوگروں کی خدمات حاصل کیں اور جو جادو خود جانتی
تھی وہ بھی اس نے سونا شہزادی کو سکھا دیا اس طرح
سونا شہزادی دنیا کی سب سے بڑی جادوگرنی بن گئی پھر

اس کی ماں فوت ہو گئی اور سونا شہزادی اب اس محل
میں اکیلی رہتی تھی لیکن اسے دنیا کا سب سے بڑا اور
سب سے طاقتور جادو سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ اگر وہ یہ جادو سیکھ جائے تو وہ طلسم
ہوشربا کی ملکہ بن جائے گی اور دنیا کے تمام جادوگر
اس کے ماتحت اور غلام بن جائیں گے لیکن یہ جادو
سیکھنے کے لئے دس سال تک مسلسل مخصوص جاپ
کرنی پڑتی ہے اور ہر ایک ماہ ایک عورت اور دوسرے
ماہ ایک مرد کی بھینٹ دینا پڑتی ہے لیکن سونا شہزادی
کو اس کی فکر نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے جادو کی مدد سے
ہر ماہ شہر سے ایک عورت اور دوسرے ماہ ایک مرد کو
اٹھوا لیتی ہے اور پھر انہیں بھینٹ دے دیتی ہے اور
کوئی چاہنے کے باوجود اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اب
تک وہ چار عورتوں اور چار مردوں کی بھینٹ دے چکی
ہے۔ یہ بھینٹ ہر ماہ چاند کی آخری تاریخ کو دی جاتی
ہے اور اس کے لئے چونکہ بھینٹ کو تیار کرنا پڑتا ہے
اس لئے وہ ایک بھینٹ دینے کے بعد دوسری بھینٹ
اٹھوا لیتی ہے اور اس بار اس نے میری اکلوتی بیٹی ماہ

بھینٹ کے لئے اٹھوایا ہے ماہ پارہ میری اکلوتی بیٹی ہے لیکن میں بے بس ہوں۔ میں سوچ رہا تھا کہ کس طرح تم سے رابطہ کروں لیکن تم اتنی دور رہتے ہو کہ تم تک پہنچتے پہنچتے بھینٹ کا دن آ جاتا اور میری خوش قسمتی ہے کہ تم خود میری دکان میں آ گئے اور اس طرح مجھے تمہاری زنبیل اٹھانے کا موقع مل گیا"۔ بابا ہمدانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا یہ تمہاری چادر جادو کی ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن میں ایک خاص قوت رکھتا ہوں اور میں نے اپنی یہ قوت اس وقت چادر میں پہنچا دی تھی جب تم یہ چادر لے کر میری دکان سے باہر نکلے تھے لیکن میری یہ طاقت عام سی ہے۔ اس سے میں بہرحال سونا شہزادی کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی دنیا کا کوئی جادوگر اس کا مقابلہ کر سکتا ہے البتہ اگر تم چاہو تو اپنی خداداد ذہانت اور اپنی بے پناہ عیاری سے اس کا خاتمہ کر کے میری بیٹی کو بچا سکتے ہو"۔ بابا ہمدانی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے زنبیل دو۔ میں یہ کام کر دوں گا"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر تمہیں وعدہ کرنا ہو گا"۔ بابا ہمدانی نے کہا۔

"اگر میں وعدہ نہ کروں۔ تب"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو میری بیٹی تو ہلاک ہو جائے گی لیکن تم زندگی بھر دوبارہ اپنی زنبیل حاصل نہ کر سکو گے کیونکہ میں نے اپنی خاص طاقت کی مدد سے اسے ایسی جگہ پہنچا دیا ہے جہاں سے اسے صرف میں ہی منگوا سکتا ہوں"۔ بابا ہمدانی نے کہا۔

"تم مجھ پر اعتماد کرو میں تمہارا کام ضرور کر دوں گا"۔ عمرو نے کہا۔ وہ وعدہ کرنے سے گریز کر رہا تھا۔

"اگر تم وعدہ نہیں کرنا چاہتے تو تمہاری مرضی۔ میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ البتہ تم اپنی زنبیل واپس نہیں لے سکو گے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہاری پوری زندگی کی کمائی اس زنبیل میں ہے لیکن میں تو اسے نہیں نکال سکتا مگر تم بھی اس سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو

جاؤ گے البتہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ سونا شہزادی
صرف نام کی ہی سونا شہزادی نہیں بلکہ اسے سونے اور
جواہرات سے بے پناہ محبت ہے اس لئے اس کے محل
کے چار بڑے بڑے تہہ خانے سونے اور جواہرات سے
بھرے پڑے ہیں اس لئے اگر تم سونا شہزادی کا خاتمہ
کر دو تو یہ دولت تم آسانی سے حاصل کر سکتے ہو"۔ بابا
ہمدانی نے کہا تو عمرو کی آنکھوں میں پہلی بار چمک پیدا
ہوئی۔اب تک وہ اس مشکل کام سے اس لئے گریز کر
رہا تھا کہ اسے کٹھن کام کے بدلے میں کوئی انعام ملتا
نظر نہ آ رہا تھا لیکن اب بابا ہمدانی نے جس دولت کا
ذکر کیا تھا وہ واقعی اس کی نظر میں بے پناہ دولت تھی
اور یہ کیسے ہو سکتا تھا عمرو کو اس دولت کا پتہ چلتا اور
وہ اسے حاصل نہ کرتا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو یا صرف مجھے آمادہ کرنے
کے لئے ایسا کہہ رہے ہو"۔ عمرو نے کہا تو بابا ہمدانی
نے کلمہ پڑھ کر قسم اٹھائی کہ اس نے جو کچھ کہا ہے وہ
درست ہے تو عمرو کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہاری بیٹی کو سونا

شہزادی کے قبضے سے آزاد کراؤں گا ۔ میں اس سونا
شہزادی کو ہلاک کردوں گا کیونکہ وہ ظالم ہے اور ظلم کے
خلاف لڑنا میرا فرض ہے"۔ عمرو نے فوراً وعدہ کرتے
ہوئے کہا تو بابا ہمدانی کے چہرے پر اطمینان کے
تاثرات ابھر آئے ۔

"شکریہ۔ اب میں تمہیں تمہاری زنبیل لا دیتا
ہوں"۔ بابا ہمدانی نے کہا اور اٹھ کر وہ اس کمرے سے
باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے
ہاتھ میں عمرو کی زنبیل موجود تھی۔ اس نے زنبیل عمرو
کی طرف بڑھائی تو عمرو نے اس طرح زنبیل جھپٹی جیسے
اسے خطرہ ہو کہ اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو
زنبیل غائب ہو جائے گی۔

"شکریہ"۔ عمرو نے زنبیل لے کر طویل سانس لیتے
ہوئے کہا اور پھر اس نے زنبیل کاندھے سے لٹکا لی۔

"مجھے معلوم ہے تم پیشگی انعام لینے کے بھی قائل
ہو۔ چنانچہ وہی سیستانی چادر اب میری طرف سے
تمہارے لئے پیشگی انعام ہے"۔ بابا ہمدانی نے دوسرے
ہاتھ میں پکڑی ہوئی سیستانی چادر عمرو کی طرف بڑھاتے

ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اب میں یہ نہیں لے سکتا ورنہ میری زنبیل پھر غائب ہو جائے گی"۔ عمرو نے چادر لینے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا تو بابا ہمدانی بے اختیار ہنس پڑے۔ انہوں نے چادر ایک طرف رکھ دی اور پھر اپنے لباس کی جیب میں سے ایک ہیرا نکال کر انہوں نے عمرو کی طرف بڑھا دیا۔

" اچھا یہ ہیرا لے لو تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے کہ تمہیں پیشگی انعام بھی مل گیا ہے"۔ بابا ہمدانی نے کہا تو عمرو نے یہ ہیرا جلدی سے لے لیا اور پھر بابا ہمدانی کا شکریہ ادا کر کے اس نے ہیرا اپنی زنبیل میں ڈالا اور بابا ہمدانی سے اجازت لے کر وہ واپس سرائے میں آ گیا۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے زنبیل میں سے بولنے والی گڑیا نکالی۔ اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا تو بولنے والی گڑیا کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئیں۔

" بولنے والی گڑیا۔ مجھے بتاؤ کہ یہ سونا شہزادی سے بابا ہمدانی کی بیٹی کو کس طرح چھڑایا جا سکتا ہے اور سونا شہزادی کیا واقعی ظالم اور سفاک جادوگرنی ہے یا

بابا ہمدانی نے صرف اپنی بیٹی کو چھڑوانے کے لئے یہ بات کی ہے"۔ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کیونکہ اسے دراصل اس بات پر یقین نہ آیا تھا کہ کوئی شہزادی اس طرح ظالم اور سفاک بھی ہو سکتی ہے اس لئے اس نے اصل بات بولنے والی گڑیا سے معلوم کی تھی۔

" خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ بابا ہمدانی کی بیٹی واقعی سونا شہزادی کے قبضے میں ہے اور وہ اسے اس ماہ چاند کی آخری تاریخ کو ذبح کر کے اس کا خون پی لے گی اور اس طرح اسے بھینٹ چڑھا دے گی۔ سونا شہزادی واقعی انتہائی ظالم اور سفاک جادوگرنی بن چکی ہے۔ شروع شروع میں تو اسے جادو سیکھنے کا صرف شوق تھا لیکن آہستہ آہستہ وہ ظالم اور سفاک جادوگرنی بنتی چلی گئی اور اب وہ ہر لحاظ سے ایک ظالم اور سفاک جادوگرنی ہے۔ گو بظاہر وہ ایک خوبصورت، دلکش، حسین اور نوجوان شہزادی ہے لیکن درحقیقت وہ انتہائی ظالم اور سفاک عورت ہے۔ لیکن ابھی اس میں ظلم سے توبہ کرنے کی صلاحیت موجود ہے اس لئے تم اسے ہلاک

کرنے کی بجائے یہ کوشش کرو کہ وہ سیدھے راستے پر آ جائے اور بے گناہ لوگوں پر ظلم کرنے کی بجائے ان کی مدد کیا کرے"۔ بولنے والی گڑیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ضرور کوشش کروں گا لیکن مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیئے ۔ میں کس طرح اسے راہ راست پر لا سکتا ہوں۔ تفصیل بتاؤ"۔ خواجہ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ سونا شہزادی کے محل کے گرد انتہائی خوفناک اور طاقتور حصار موجود ہیں اس لئے خواجہ عمرو کو اس محل میں داخل ہونے کے لئے بے حد جدوجہد کرنا پڑے گی۔ خواجہ عمرو صرف سیاہ عقاب پر بیٹھ کر ہی اس کے محل میں داخل ہو سکتا ہے اور یہ سیاہ عقاب جس کا نام راہولا ہے پرستان کے سب سے بڑے جادوگر جس کا نام زقوم جادوگر ہے، کے پاس ہے۔ اس جادوگر کے پاس جانے سے پہلے خواجہ عمرو کو ملک روم جانا ہو گا جہاں کے سلطان محلے میں ایک بوڑھا سپاہی رہتا ہے۔ اس سپاہی

کا نام جاکاف جادوگر ہے۔ اس کے پاس قدیم زمانے کی ایک ڈھال اور ایک تلوار ہے۔ جب تک یہ ڈھال اور تلوار عمرو کے پاس نہیں ہو گی عمرو سیاہ عقاب پر سوار ہونے کے باوجود سونا شہزادی کے محل میں داخل نہ ہو سکے گا اور یہ بوڑھا سپاہی اسے ڈھال اور تلوار اس وقت دے سکتا ہے جب خواجہ عمرو اس بوڑھے سپاہی کو ملک ازمان کے شاہی محل کے شاہی باغ میں پیدا ہونے والا سیاہ گوش پھول نہ لا کر دے گا۔ یہ سیاہ گوش پھول سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور انسانی کان کی شکل کا ہوتا ہے اس لئے اسے سیاہ گوش کہا جاتا ہے۔ یہ پھول سو سال میں صرف ایک بار نمودار ہوتا ہے اور اس کی حفاظت کالے ناگ کرتے ہیں اس لئے عمرو کو پہلے سیاہ گوش پھول حاصل کرنا ہو گا اور یہ پھول اس بوڑھے سپاہی کو دے کر اس سے ڈھال اوز تلوار حاصل کرے گا اور پھر یہ تلوار اور ڈھال لے کر وہ پرستان جائے گا اور زقوم جادوگر سے سیاہ عقاب حاصل کرے گا اور اس سیاہ عقاب پر بیٹھ کر وہ ہاتھ میں تلوار اور ڈھال پکڑے سونا شہزادی کے محل میں داخل ہو سکے گا۔ پھر

جیسے ہی خواجہ عمرو سونا شہزادی کے محل میں داخل ہو
گا سیاہ عقاب تو واپس چلا جائے گا البتہ سونا شہزادی
اس پر جادو کرنے کی کوشش کرے گی لیکن جب تک
عمرو کے پاس یہ ڈھال اور تلوار ہو گی اس وقت تک
اس کا جادو عمرو پر اثر نہ کرے گا لیکن سونا شہزادی
عیاری سے عمرو سے تلوار اور ڈھال حاصل کرنے کی
کوشش کرے گی۔ اگر اس نے ایسا کر لیا تو پھر عمرو کو
ہلاک کر دیا جائے گا ورنہ نہیں اور بس۔ اس سے زیادہ
فی الحال نہیں بتایا جا سکتا"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ عمرو
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اسے واپس زنبیل میں
ڈال لیا اور پھر اس نے اپنا سامان سمیٹا اور سرائے کو
چھوڑ کر وہ ایک ویران جگہ کی طرف بڑھ گیا۔ اس
ویران جگہ پہنچ کر اس نے زنبیل میں سے سنہری چپلیں
نکالیں اور انہیں پیروں میں پہن کر اس نے پہلے سے
پہنی ہوئی جوتیاں اتار کر زنبیل میں ڈال لیں۔

"سنہری چپلو۔ مجھے ملک ازمان کے شاہی محل کے
سامنے پہنچا دو"۔ عمرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے آنکھیں بند کر لیں۔ اسے فوراً ہی احساس ہوا کہ اس
کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی ہے اور پھر
جب اسے دوبارہ پیروں تلے زمین کا احساس ہوا تو اس
نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ واقعی ملک ازمان کے شاہی
محل کے سامنے موجود تھا۔ چونکہ بادشاہ ازمان سردار
امیر حمزہ کا دوست تھا اس لئے عمرو کئی بار سردار امیر
حمزہ کا پیغام لے کر یہاں آ چکا تھا اس لئے بادشاہ اور
ملک ازمان کے لوگ بھی خواجہ عمرو سے واقف تھے۔
ایک بار تو خواجہ عمرو نے بادشاہ ازمان کے کہنے پر
یہاں ایک جادوگر کا بھی مقابلہ کیا تھا اس لئے اسے
یقین تھا کہ بادشاہ ازمان اس سیاہ گوش پھول حاصل
کرنے میں اس کی پوری پوری مدد کرے گا۔ چنانچہ وہ
آگے بڑھا اور اس نے دربانوں سے اپنا تعارف کرا کر
بادشاہ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو اس کی خواہش
فوراً قبول کر لی گئی اور بادشاہ نے اسے اپنے خاص
کمرے میں ملاقات کے لئے طلب کر لیا۔ عمرو جب کمرے
میں داخل ہوا تو وہاں بادشاہ کے ساتھ شہزادی ازمان
بھی موجود تھی۔ وہ بھی عمرو کو جانتی تھی۔ عمرو نے

شاہی سلام کیا اور پھر بادشاہ کے اشارے پر وہ اس کے سامنے ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسے آنا ہوا خواجہ عمرو۔ کیا سردار امیر حمزہ کا کوئی پیغام لے کر آئے ہو"۔ بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں بادشاہ سلامت۔ میں ایک اور کام سے حاضر ہوا ہوں"۔ عمرو نے جواب دیا تو بادشاہ اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کام ہے"۔ بادشاہ نے اس بار قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔ شاید اس نے خواجہ عمرو کی فوری ملاقات کی اجازت اس لئے دی تھی کہ اس نے سمجھا تھا کہ خواجہ عمرو سردار امیر حمزہ کا کوئی پیغام لے کر آیا ہے لیکن اب جبکہ خواجہ عمرو نے دوسرے کام کی بات کی تھی تو بادشاہ کا چہرہ اور انداز ہی بدل گیا تھا۔

"میں نے ایک ظالم جادوگرنی کے خلاف مہم سر کرنی ہے اور اس کے لئے مجھے آپ کے شاہی باغ کا ایک پھول چاہیئے ۔ اس کے لئے میں آپ کی اجازت حاصل کرنا چاہتا ہوں"۔ عمرو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سا پھول"۔ بادشاہ نے چونک کر پوچھا۔

"سیاہ گوش"۔ عمرو نے جواب دیا تو بادشاہ اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی شہزادی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"نہیں۔ ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ یہ نایاب پھول ہے اور ہمیں فخر ہے کہ یہ ہمارے شاہی باغ میں پیدا ہوتا ہے اور اب یہ یہیں رہے گا۔ تم نے اگر اسے توڑنے کی کبھی کوشش کی تو تمہیں موت کی سزا بھی دی جا سکتی ہے"۔ بادشاہ نے غضبناک ہوتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت۔ کسی انسانی زندگی سے پھول زیادہ قیمتی نہیں ہو سکتا۔ میرا مقصد ایک بے گناہ لڑکی کی زندگی بچانا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ ضرور اس کی اجازت بخش دیں گے"۔ خواجہ عمرو نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"جب بادشاہ سلامت نے تمہیں کہہ دیا ہے کہ تمہیں اس کی اجازت نہیں مل سکتی تو تمہیں دوبارہ بات کرنے کی جرأت نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ تم اب جا سکتے

ہو"۔ بادشاہ سلامت کے بولنے سے پہلے ہی شہزادی بول پڑی۔ اس کا لہجہ بادشاہ سلامت سے بھی زیادہ سخت اور ناگوار تھا۔

"ہاں۔ تم جا سکتے ہو۔ چونکہ تم سردار امیر حمزہ کے درباری ہو اس لئے ہم تمہیں اجازت دے سکتے ہیں کہ تم جب تک چاہو شاہی مہمان خانے میں قیام کر سکتے ہو لیکن اگر تم نے پھول توڑنے یا اسے حاصل کرنے کی کوشش کی تو تمہیں فوراً ہلاک کر دیا جائے گا۔ اب تم جا سکتے ہو"۔ بادشاہ سلامت نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور عمرو ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھا اور بادشاہ اور شہزادی کو سلام کر کے وہ کمرہ خاص سے باہر آگیا۔ اس کی پیشانی پر پریشانی کی شکنیں ابھر آئی تھیں۔ پہلے ہی قدم پر رکاوٹ پڑ گئی تھی۔ اسے اگر ذرا بھی خیال ہوتا کہ بادشاہ اسے اس طرح پھول دینے سے انکار کر دے گا تو وہ بادشاہ کو پتہ بھی نہ چلنے دیتا اور پھول حاصل کر لیتا لیکن اب اسے معلوم تھا کہ نہ صرف اس پھول کی سخت حفاظت کی جائے گی بلکہ عمرو کو بھی نگاہ میں رکھا جائے گا۔ لیکن عمرو جانتا تھا کہ اس نے

بہرحال یہ پھول حاصل کرنا ہے اس لئے وہ یہی بات سوچتا ہوا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے شاہی مہمان خانے کی بجائے محل سے نکل کر شہر کی ایک سرائے کی طرف بڑھ گیا۔ سرائے میں جا کر اس نے کمرہ لے لیا اور کمرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر زنبیل سے بولنے والی گڑیا نکال کر اس نے اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا تو بولنے والی گڑیا کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئیں۔

"بولنے والی گڑیا۔ بادشاہ نے تو سیاہ گوش پھول دینے سے انکار کر دیا ہے اور اب تو اس نے اس کی نگرانی بھی سخت کر دی ہو گی۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے"۔ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خواجہ عمرو کے پاس چادر سلیمان موجود ہے جسے اوڑھنے کے بعد نہ بادشاہ اسے دیکھ سکے گا اور نہ بادشاہ کے سپاہی۔ البتہ اس پھول کی حفاظت کرنے والے سیاہ ناگ بے حد خطرناک ہیں۔ عمرو کو ان سے بچنے کی ترکیب سوچنی چاہیئے"۔ بولنے والی گڑیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمرو اپنی حماقت پر بے اختیار ہنس پڑا۔ اسے

خیال ہی نہ رہا تھا کہ اس کے پاس چادر سلیمانی ہے اس لئے وہ اسے اوڑھ کر سب کی نظروں سے چھپ سکتا ہے۔

"ترکیب تو میں سوچ لوں گا بولنے والی گڑیا۔ لیکن جیسے ہی ناگ ہلاک ہوں گے بادشاہ کے سپاہیوں کو معلوم ہو جائے گا اس لئے تم کوئی ایسی ترکیب بتاؤ جس سے ناگ بھی ہلاک نہ ہوں اور پھول بھی مجھے مل جائے"۔ عمرو نے کہا۔

"خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ اس پھول کے قریب ایک درخت ہے جس کی ایک شاخ اس تالاب کے اوپر جھکی ہوئی ہے جس کے نیچے یہ پھول ہے۔ اگر خواجہ عمرو چادر سلیمانی اوڑھ کر درخت پر چڑھ جائے اور پھر اس شاخ سے لپٹ کر اور اپنے ہاتھ پر چادر سلیمانی کو اچھی طرح لپیٹ کر جھک کر اس پھول کو توڑ سکتا ہے لیکن اگر اس کے ہاتھ سے چادر سلیمانی ہٹ گئی تو پھر ناگ اسے ڈس لیں گے اور سپاہی بھی اسے مار دیں گے اور اگر وہ محتاط نہ ہوا تو وہ اس شاخ سے ان ناگوں کے درمیان جا گرے گا اور اس طرح ہلاک ہو جائے

گا"۔ بولنے والی گڑیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو عمرو نے گڑیا کو واپس زنبیل میں ڈالا اور پھر سرائے سے نکل کر وہ شاہی محل کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ باغ شاہی محل کے عقبی حصے میں تھا اس لئے عمرو لمبا چکر کاٹ کر شاہی محل کے عقبی حصے میں پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ یہاں ہر طرف پہرے دار موجود تھے لیکن عمرو چونکہ کافی فاصلے پر تھا اس لئے ابھی ان کی نظریں اس پر نہ پڑی تھیں۔ عمرو نے فوراً ہی زنبیل سے چادر سلیمانی نکالی اور اسے اچھی طرح اپنے سر اور جسم کے گرد لپیٹ کر وہ محل کی طرف بڑھ گیا۔ پھر عقبی طرف کے دروازے میں داخل ہو کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ گو ہر طرف اندر اور باہر سپاہیوں کا خصوصی پہرہ لگا ہوا تھا اور یقیناً ان سب کو یہ حکم دے دیا گیا ہو گا کہ وہ کسی طرح بھی خواجہ عمرو کو باغ میں داخل نہ ہونے دیں لیکن ظاہر ہے چادر سلیمانی اوڑھنے کے بعد تو خواجہ عمرو انہیں نظر نہ آ سکتا تھا اس لئے وہ ویسے ہی پہرہ دیتے رہ گئے اور عمرو باغ کے اندر داخل ہو گیا۔ پھر وہ اس

تالاب کے قریب پہنچ گیا جس کے عین درمیان واقعی
سیاہ رنگ کا انسانی کان کی طرح کا پھول موجود تھا لیکن
تالاب پر انتہائی خوفناک سیاہ رنگ کے ناگ موجود تھے
اور تالاب اتنا چوڑا تھا کہ کسی طور پر بھی ان ناگوں سے
بچ کر آدمی اس پھول کو نہ توڑ سکتا تھا۔ اب عمرو کی
نظریں اس درخت پر جمی ہوئی تھیں جس کی ایک
مضبوط سی شاخ اس تالاب پر جھکی ہوئی تھی۔ عمرو
جلدی سے اس درخت کی طرف بڑھا اور پھر درخت پر
چڑھ کر وہ اس شاخ پر آگیا۔ جب وہ شاخ پر رینگتا ہوا
عین اس پھول کے اوپر پہنچ گیا تو اس نے زنبیل میں
سے کمند نکالی اور پھر اس کا ایک سرا اپنے ہاتھ پر لپیٹ
لیا۔ گو بولنے والی گڑیا نے تو اسے بتایا تھا کہ وہ ایک
ہاتھ سے اس پھول کو توڑ لے لیکن عمرو نے یہاں جو کچھ
دیکھا تھا اور وہ جتنی بلندی پر تھا اسے یقین تھا کہ اگر
اس نے جھک کر اس پھول کو توڑنے کی کوشش کی تو
وہ یقیناً تالاب میں گر جائے گا اور پھر سب سپاہی چوکنا
ہو جائیں گے اس لئے اس نے ایک اور ترکیب
استعمال کرنے کا سوچ لیا تھا۔ اس نے کمند نکال کر

اس کا ایک سرا اپنے ہاتھ پر لپیٹ لیا تھا۔ پھر اس نے
زنبیل میں سے جال داؤدی نکالا اور اس کا ایک سرا
اس نے کمند کے دوسرے سرے کے ساتھ اس طرح
باندھ دیا کہ جیسے ہی وہ کمند کو کھینچے جال بند ہو جائے۔
اب اسے یقین تھا کہ وہ اب اس کمند اور جال داؤدی
کی مدد سے اس پھول کو توڑ لے گا اور جب تک
سپاہیوں کو اس کا علم ہو گا وہ جال، پھول اور کمند کو
چادر سلیمانی میں چھپا چکا ہو گا اس طرح وہ اسے تلاش
کرتے رہ جائیں گے۔ چنانچہ اس نے ادھر ادھر دیکھا
اور پھر جب کسی کو بھی اس نے تالاب کی طرف متوجہ
نہ پایا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے جال کو اس
پھول پر مارا اور کمند کو کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے پھول اس
جال میں ٹوٹ کر آگیا اور جال کھنچ کر عمرو کے پاس
پہنچ گیا۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا۔ عمرو نے
واقعی بے پناہ تیزی اور پھرتی سے کام لیا تھا۔ اس نے
جال اور کمند سمیت پھول کو زنبیل میں ڈالا اور تیزی
سے شاخ سے کھسکتا ہوا تنے پر پہنچا اور پھر وہاں سے
نیچے اتر گیا۔ اس معاملے میں بھی اس نے بے پناہ پھرتی

دکھائی تھی اور جب وہ زمین پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ
تالاب میں موجود تمام ناگوں نے فوراً ہی زور زور سے
پھنکارنا شروع کر دیا تھا۔ ان کی پھنکاریں سن کر سپاہی
تالاب کے پاس آئے اور جب انہوں نے پھول کو وہاں
موجود نہ پایا تو وہ سب بے اختیار چیخ پڑے اور ادھر
ادھر دوڑنے لگے لیکن عمرو چادر سلیمانی اوڑھے ایک
طرف اطمینان سے کھڑا تھا اور پھر موقع ملتے ہی وہ
دروازے سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سرائے کی طرف
بڑھ گیا۔ لیکن اسے فوراً ہی خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ
بادشاہ اسے تلاش کرائے کیونکہ پھول کے غائب ہوتے
ہی بادشاہ سمجھ جائے گا کہ پھول عمرو نے توڑا ہو گا اور
اگر عمرو بادشاہ کو مل گیا تو بادشاہ اسے فوراً ہلاک بھی
کرا سکتا ہے اس لئے اس نے ملک ازمان سے نکل
جانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے زنبیل سے سنہری چپلیں
نکال کر پہنیں اور آنکھیں بند کر لیں۔

" سنہری چپلو۔ مجھے ملک روم کے سلطان محلے میں
جاکاف کے مکان کے قریب پہنچا دو"۔ عمرو نے آنکھیں
بند کر کے سنہری چپلوں سے کہا تو دوسرے لمحے اسے

احساس ہوا کہ اس کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب
ہو گئی ہے اور جب اسے دوبارہ اپنے پیروں کے نیچے
زمین کا احساس ہوا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس
نے دیکھا کہ وہ ایک گنجان آباد محلے کی گلی میں موجود
ہے اور گلی میں لوگ آ جا رہے ہیں لیکن کوئی بھی اس
کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ یہ تو شکر ہے کہ وہ دیوار
کے ساتھ کھڑا تھا ورنہ تیزی سے گزرتے ہوئے لوگ
اس سے ٹکرا بھی سکتے تھے۔ جب گلی خالی ہو گئی تو عمرو
نے جلدی سے سلیمانی چادر اتار دی اور اسے زنبیل میں
ڈال کر اس نے پیروں میں موجود چپلیں بھی اتار دیں
اور انہیں بھی زنبیل میں ڈال لیا اور اپنی عام جوتیاں
پہن لیں۔ اس کے ساتھ اس نے زنبیل میں موجود
جال میں سے سیاہ گوش پھول نکال کر علیحدہ رکھ لیا۔
اسی لمحے ایک آدمی وہاں سے گزرا تو عمرو نے اسے روک
لیا۔

" جناب بوڑھا سپاہی جاکاف کہاں رہتا ہے۔ اس کا
کون سا مکان ہے"۔ عمرو نے اس آدمی سے مخاطب ہو
کر کہا تو اس آدمی نے چونک کر حیرت بھرے انداز

میں عمرو کی طرف دیکھا۔

"آپ کو ان سے کیا کام ہے"۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ان سے ضروری کام ہے۔ آپ ان کا مکان بتا دیں"۔ عمرو نے کہا۔

"وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور انہیں بے پناہ غصہ آتا ہے اس لئے اگر آپ نے ان کے مزاج کے خلاف کوئی بات کر دی تو ایک لمحے میں آپ کی گردن اتار دیں گے اس لئے ان سے بات کرتے وقت محتاط رہیں"۔ اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے والے مکان کے دروازے کی طرف اشارہ کر دیا۔
عمرو نے دیکھا کہ وہ اس دروازے کے عین سامنے کھڑا ہوا تھا۔ جب وہ آدمی آگے بڑھ کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا تو عمرو نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے۔ اندر آ جاؤ۔ دروازہ کھلا ہے"۔ ایک بوڑھی سی کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمرو دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ ایک

کمرے میں ایک بہت ہی بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی کمر دوہری ہو چکی تھی اس لئے اس کی ٹھوڑی اس کی ٹانگوں سے جا لگی تھی۔ اس نے بڑی مشکل سے سر اٹھا کر عمرو کی طرف دیکھا۔

"کون ہو تم اور کیا کرنے آئے ہو"۔ اس بوڑھے نے کہا۔

"آپ کا نام جاکاف ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ میرا نام جاکاف ہے مگر تم کون ہو اور میرا نام کیسے جانتے ہو"۔ بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے لئے سیاہ گوش پھول لے آیا ہوں"۔ عمرو نے کہا تو بوڑھا بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سیاہ گوش پھول لے آئے ہو۔ کہاں ہے جلدی مجھے دو۔ جلدی کرو"۔ بوڑھے نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے بدلے میں آپ مجھے اپنی ڈھال اور تلوار دیں گے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ دے دوں گا۔ بالکل دے دوں گا"۔

بوڑھے نے کہا تو عمرو نے زنبیل میں سے سیاہ گوش
پھول نکالا اور بوڑھے کی طرف بڑھایا۔ بوڑھے نے جیسے
ہی پھول دیکھا اس کے منہ سے مسرت بھری چیخ نکل
گئی اور اس نے جلدی سے پھول کو منہ میں ڈال کر
چبانا شروع کر دیا اور عمرو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ
اس بوڑھے کی کمر تیزی سے سیدھی ہونے لگی اور پھر
دیکھتے ہی دیکھتے وہ نہ صرف سیدھا ہو گیا بلکہ اس کے
جسم، چہرے اور ہاتھوں پر موجود تمام جھریاں بھی
غائب ہو گئیں۔ اس کا جسم بھرنے لگا۔ اس کے سر،
داڑھی، مونچھوں، پلکوں اور بھنوں کے بالوں کے ساتھ
ساتھ اس کے بازوؤں پر موجود سفید بال بھی سیاہ ہونے
لگ گئے اور پھر دیکھتے دیکھتے وہ بھرپور جوان نظر آنے
لگ گیا۔ اب اسے دیکھ کر کوئی بھی یقین نہ کر سکتا تھا
کہ یہ شخص بھی بوڑھا ہو گا۔ اگر یہ سب کچھ عمرو کی
آنکھوں کے سامنے نہ ہوا ہوتا تو عمرو بھی کبھی یقین نہ
کرتا۔

"کمال ہے۔ آپ تو بھرپور جوان بن گئے ہیں۔ بڑا
حیرت انگیز پھول تھا یہ"۔ عمرو نے کہا تو جاکاف بے

اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں اور اب میں ایک ہزار سال تک اسی طرح
جوان اور زندہ رہوں گا اور خوب عیش سے اپنی زندگی
گزاروں گا"۔ جاکاف نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے وہ ڈھال اور تلوار دو"۔ عمرو نے کہا تو
جاکاف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا
کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو
اس کے ہاتھ میں ایک تلوار اور ایک ڈھال موجود
تھی۔ ڈھال پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے اور وہ خاصی
وزنی تھی۔ عمرو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر تلوار
اور ڈھال لے کر وہ اس کے مکان سے باہر آ گیا۔ پھر
اس نے تلوار اور ڈھال کو بھی زنبیل میں ڈال دیا اور
ویران علاقے میں پہنچ کر اس نے پیروں میں موجود
جوتیاں اتار کر زنبیل میں ڈالیں اور سنہری چپلیں نکال
کر پہن لیں۔ اب اسے پرستان جانا تھا جہاں سے اس
نے زقوم جادوگر سے سیاہ عقاب حاصل کرنا تھا۔ وہاں
جانے سے پہلے وہ چاہتا تھا کہ بولنے والی گڑیا سے اس
بارے میں مزید تفصیل معلوم کر لے کیونکہ ایسا نہ ہو

کہ وہ وہاں جا کر الٹا پھنس جائے۔ اس نے زنبیل سے بولنے والی گڑیا نکالی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا۔ بولنے والی گڑیا کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئی۔

"بولنے والی گڑیا۔ میں نے ڈھال اور تلوار حاصل کر لی ہے اور اب میں پرستان میں اس زقوم جادوگر کے پاس جانا چاہتا ہوں جس سے میں نے سیاہ عقاب حاصل کرنا ہے لیکن ایک تو وہ جادوگر ہے اس لئے لامحالہ وہ مجھے جانتا ہو گا کہ میں موت جادوگراں ہوں اس لئے وہ مجھے اپنا دشمن سمجھے گا۔ دوسری بات یہ کہ وہ سیاہ عقاب مجھے کیسے دے گا۔ اگر وہ اس سیاہ عقاب کو دینے سے انکار کر دے تو مجھے کیا کرنا ہو گا"۔ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ زقوم جادوگر انتہائی ظالم اور سفاک جادوگر ہے اور اتنا طاقتور بھی ہے کہ پرستان کا بادشاہ بھی اس کے خلاف بات کرتے ہوئے گھبراتا ہے اور زقوم جادوگر خواجہ عمرو کے انتہائی خلاف ہے کیونکہ اس کے کئی شاگرد جو دنیا میں رہتے تھے خواجہ

عمرو کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے اگر خواجہ عمرو ویسے ہی براہ راست پرستان میں زقوم جادوگر کے سامنے پہنچ گیا تو زقوم جادوگر اسے فوراً ہلاک کر دے گا اس لئے خواجہ عمرو کو زقوم جادوگر سے سیاہ عقاب حاصل کرنے سے پہلے اسے بے بس کرنا ہو گا۔ اس طرح وہ مجبور ہو کر خواجہ عمرو کو سیاہ عقاب دینے پر رضامند ہو جائے گا"۔ بولنے والی گڑیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ کچھ تفصیل تو بتاؤ"۔ عمرو نے پوچھا۔

"خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ زقوم جادوگر خاصا بوڑھا ہو چکا ہے اس کی خواہش ہے کہ وہ دوبارہ جوان ہو جائے لیکن اگر وہ جادو کے زور پر جوان ہونا چاہے تو وہ جوان تو ہو جائے گا لیکن جادو کی طاقت ختم ہو جائے گی اس لئے وہ چاہتا ہے کہ کوئی ایسی دوا مل جائے جس کو کھانے سے وہ جوان ہو جائے۔ اس کی کمزوری سے خواجہ عمرو فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اسے نہیں بتایا جا سکتا"۔ بولنے والی گڑیا نے جواب دیا

اور اس کے ساتھ ہی گڑیا کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو عمرو نے طویل سانس لیتے ہوئے گڑیا واپس زنبیل میں ڈالی اور پھر زنبیل میں سے اس نے سفوف کایا پلٹ نکالا اور اس کی چٹکی اس نے ناک میں ڈال کر دل ہی دل میں سوچا کہ سفوف کایا پلٹ سے وہ اس طرح بدل جائے کہ زقوم جادوگر کسی طرح بھی اسے بطور خواجہ عمرو نہ پہچان سکے۔ جیسے ہی اس نے یہ سوچتے ہوئے ناک میں چٹکی رکھ کر سانس کھینچا تو اس کا جسم بدلتا چلا گیا۔ اس کا لباس، اس کی پگڑی، اس کا چہرہ، اس کی داڑھی سب کچھ بدل گیا حتیٰ کہ اس کی زنبیل بھی بدل گئی۔ وہ اب ایک عجیب سا تھیلا نظر آ رہا تھا۔ عمرو نے اس تھیلے کو لباس کے اندر اس طرح چھپا لیا کہ جب وہ چاہے تو زنبیل میں ہاتھ ڈال کر چیز نکال سکے اور ڈال سکے لیکن وہ باہر سے نظر نہ آ سکتا تھا۔ اس کے بعد خواجہ عمرو نے زنبیل میں سے آئینہ تمثال نکالا اور اس میں اپنی شکل دیکھی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا چہرہ اور جسم واقعی کسی حکیم کی طرح کا لگ رہا تھا۔ اس نے آئینہ تمثال واپس زنبیل میں ڈالا اور زنبیل سے

تختی داؤدی نکالی اور اسے حکم دیا کہ وہ اسے بتائے کہ پرستان کے زقوم جادوگر کو کون سی دوا دی جائے جس کی وجہ سے اسے یقین آ جائے کہ وہ جوان ہو سکتا ہے اور وہ مجھے سیاہ عقاب دینے پر مجبور ہو جائے"۔ عمرو نے تختی داؤدی سے کہا تو تختی داؤدی پر تحریر ابھر آئی اور خواجہ عمرو نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ لکھا ہوا تھا۔

"خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ زقوم جادوگر کو آسانی سے بہلایا نہیں جا سکتا۔ وہ انتہائی خطرناک حد تک چالاک اور عیار آدمی ہے۔ جو دوا بھی اسے دی جائے گی۔ وہ اس کی پوری پوری تحقیق کرے گا لیکن اسے کوئی ایسی دوا دینا بھی خواجہ عمرو کے حق میں نہیں ہے جس سے وہ واقعی جوان ہو جائے اس طرح وہ لوگوں پر اور زیادہ ظلم کرنا شروع کر دے گا اس لئے خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ وہ کالے پہاڑوں کی وادی میں جائے اور وہاں موجود سیاہ چیل کے گھونسلے میں سے اس کے سیاہ رنگ کے دو انڈے اٹھائے۔ پھر وہ اس وادی میں موجود چاندنی پھول تلاش کرے۔ یہ پھول سفید

رنگ کا ہوتا ہے اس لئے وہ خواجہ عمرو کو سیاہ پہاڑوں
کے درمیان دور سے ہی نظر آ جائے گا۔ اس پھول کو توڑ
کر پیالے میں ڈالے پھر اس میں دونوں انڈے توڑ کر
ڈال دے۔ اس کے بعد اس پیالے کو پانی سے بھر
دے پھر کسی لکڑی سے اسے ہلا کر ایک دوسرے کے
ساتھ حل کرے۔ چاندنی پھول کسی گوند کی طرح ہو
جائے گا اس کے بعد اس محلول کو خواجہ عمرو کسی شیشی
میں ڈال لے اور پھر یہ شیشی وہ زقوم جادوگر کو دے
دے اور اسے کہے کہ وہ اس کا ایک قطرہ جسم کے
جس حصے پر ڈالے گا وہ حصہ جوان ہو جائے گا اور اگر
وہ اس محلول کو پی لے تو پھر ہمیشہ کے لئے جوان ہو
جائے گا۔ زقوم جادوگر اس کی چاہے جتنی تحقیق بھی
کرے۔ اسے اس کی اصلیت معلوم نہ ہو سکے گی اور
پھر وہ یہی سمجھے گا کہ اس نسخے سے وہ ہمیشہ کے لئے
جوان ہو جائے گا لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ اس
نسخے کا اثر صرف ایک ماہ تک رہتا ہے اس کے بعد
زقوم جادوگر پہلے والی حالت میں آ جائے گا"۔ تختی
داؤدی کی تحریر یہاں آ کر ختم ہو گئی تو عمرو نے ایک

طویل سانس لیا اور تختی داؤدی کو واپس زنبیل میں
ڈال دیا۔

"سنہری چپلو۔ مجھے سیاہ پہاڑوں کے درمیان سیاہ
وادی میں پہنچا دو"۔ عمرو نے تختی داؤدی کو زنبیل میں
ڈال کر پیروں میں موجود سنہری چپلوں کو حکم دیا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں
بند ہوتے ہی اس کو محسوس ہوا کہ اس کے پیروں کے
نیچے سے زمین غائب ہو گئی ہے اور پھر جب دوبارہ اسے
اپنے پیروں کے نیچے زمین کا احساس ہوا تو اس نے
آنکھیں کھول دیں لیکن آنکھیں کھولتے ہی وہ بے اختیار
چونک پڑا۔ کیونکہ آنکھیں کھولنے کے باوجود اسے کچھ نظر
نہ آ رہا تھا۔ ہر طرف گھپ اندھیرا تھا لیکن پھر عمرو کو
دھندلا دھندلا نظر آنے لگا اور وہ سمجھ گیا کہ چونکہ وہ
کالے پہاڑوں کے اندر سیاہ وادی میں موجود ہے اس
لئے یہاں گہرا اندھیرا موجود ہے۔ اس نے زنبیل میں
سے مشعل نکالی اور آگ جلانے والی سلائی کی مدد سے
اس نے جیسے ہی مشعل کو روشن کیا اچانک یہ سیاہ
وادی پھڑپھڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھی۔ اس کے

ساتھ ہی عمرو کے چہرے اور جسم سے بھاری پرندے
ٹکرائے لیکن شکر ہے کہ عمرو زخمی ہونے سے بچ گیا تھا۔
مشعل روشن ہونے سے ہر طرف روشنی پھیل گئی اور
عمرو نے دیکھا کہ یہ پھڑپھڑاہٹ سیاہ رنگ کی چیلوں
کے اڑنے سے پیدا ہوئی تھی جو اچانک روشنی ہو جانے
کی وجہ سے اڑ گئی تھیں۔ عمرو کو ان چیلوں کے گھونسلوں
کی تلاش تھی اور پھر اسے دور چٹانوں کے درمیان ایک
گھونسلا نظر آگیا جس میں دو سیاہ رنگ کے بڑے بڑے
انڈے پڑے ہوئے تھے۔ عمرو تیزی سے آگے بڑھا اور
اس نے دونوں انڈے اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈال لئے
اس کے بعد اس نے چاندنی پھول کو تلاش کرنا شروع
کر دیا اور تھوڑی سی محنت کے بعد آخرکار وہ اسے ایک
چٹان کی دراڑ میں سے تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔
اس نے وہ پھول توڑا اور اسے بھی زنبیل میں ڈال لیا۔
پھر مشعل بجھا کر اس نے اسے بھی زنبیل میں رکھ لیا۔
سنہری چیلو۔ اب مجھے یہاں سے نکال کر کسی ایسی
جگہ پہنچا دو جہاں میں اس دوا کو تیار کر سکوں اور وہاں
پانی بھی موجود ہو اور کوئی مداخلت بھی نہ ہو۔ عمرو

نے سنہری چیلوں کو حکم دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی
اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد اسے محسوس
ہوا کہ اس کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی
ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد جب اسے دوبارہ احساس ہوا کہ
وہ کسی ٹھوس جگہ پر موجود ہے تو اس نے آنکھیں کھول
دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک ویران جگہ پر کھڑا ہے
اور پاس ہی ایک چشمہ بھی موجود ہے تو عمرو نے زنبیل
میں سے ایک خالی پیالہ نکالا۔ یہ پیالہ اس نے خاص
ضرورت کے لئے رکھا ہوا تھا پھر اس نے زنبیل میں
سے چاندنی پھول نکال کر اس پیالے میں رکھا اور سیاہ
چیل کے دونوں سیاہ انڈوں کو نکال کر انہیں توڑ کر
اس پھول پر ڈال دیئے ۔ اس کے بعد اس نے چشمے
میں سے پانی لے کر اس پیالے کو بھر دیا اور پھر قریب
پڑی ہوئی ایک لکڑی سے اس نے پیالے میں موجود
سب چیزوں کو ہلانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد
بھورے رنگ کا ایک محلول سا بن گیا تو اس نے زنبیل
میں سے خالی شیشی نکالی اور اس محلول کو شیشی میں
ڈال کر اس پر ڈھکنا لگایا اور اسے زنبیل میں ڈال کر

اس نے پیالے کو پانی سے دھو کر زنبیل میں رکھا اور
پھر پیروں میں موجود سنہری چپلوں کو حکم دیا کہ اسے
پرستان کے زقوم جادوگر کے مکان کے سامنے پہنچا دیں
اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔
دوسرے لمحے اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم اچانک فضا
میں تیرنے لگا ہو۔ پھر کافی دیر بعد جب اس کا جسم
ساکت ہوا تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس نے
دیکھا کہ وہ ایک عالی شان محل کے سامنے کھڑا ہے
جس کے دروازے پر دو قوی ہیکل دیو پہرہ دے رہے
تھے۔ عمرو نے جلدی سے پیروں میں موجود سنہری چپلیں
اتاریں اور انہیں زنبیل میں ڈال کر اپنی عام جوتیاں
زنبیل سے نکالیں اور انہیں پیروں میں پہن لیا اور
دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"آدم زاد اور یہاں۔ کون ہو تم"۔ دونوں دیو اسے
دیکھ کر بے اختیار چیختے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔

"میں حکیم الحکماء ہوں۔ دنیا سے آیا ہوں تاکہ زقوم
جادوگر کو جوان بنا دوں۔ مجھے اس سے ملوا دو"۔ عمرو
نے کڑک دار لہجے میں کہا تو وہ دیو اسے بازو سے پکڑ کر

گھسیٹتے ہوئے اس محل کے ایک کمرے میں لے گئے
جہاں ایک بہت بڑے تخت پر ایک بوڑھا دیو بیٹھا ہوا
تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس
کے لباس پر انسانی کھوپڑی اور دو انسانی ہڈیاں بنی ہوئی
تھیں۔ یہ جادوگری کی خاص نشانی تھی۔ عمرو اسے دیکھتے
ہی سمجھ گیا کہ یہ زقوم جادوگر ہے۔

"کون ہے یہ"۔ زقوم جادوگر نے غصے سے پھنکارتے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں حکیم الحکماء ہوں زقوم جادوگر۔ میرے پاس
ایک ایسی دوا ہے جس سے تم ہمیشہ کے لئے جوان بن
سکتے ہو"۔ عمرو نے کہا۔

"ارے تم کہیں عمرو عیار تو نہیں ہو۔ وہی اپنے آپ
کو حکیم الحکماء کہا کرتا ہے"۔ زقوم جادوگر نے چیختے ہوئے
کہا۔

"وہ نقلی حکیم الحکماء ہو گا۔ میں اصلی ہوں"۔ عمرو
نے جواب دیا۔

"تمہارا جسم، تمہارا لباس اور تمہاری شکل و صورت
تو عمرو عیار جیسی نہیں ہے ٹھہرو مجھے دیکھنے دو۔ کہیں

تم نے روپ تو نہیں بھر رکھا"۔ زقوم جادوگر نے کہا اور
پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے زور سے جھٹکا لیکن عمرو چونکہ
کایا پلٹ سفوف کھا چکا تھا اور اس نے روپ نہیں بھرا
تھا اس لئے اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"ہونہہ۔ تو تم واقعی عمرو عیار نہیں ہو لیکن تم یہ
نسخہ مجھے دے کر مجھ سے کیا مانگو گے"۔ زقوم جادوگر
نے کہا تو عمرو بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ بھی عیار زماں
تھا۔ اس نے فوراً ہی محسوس کر لیا کہ زقوم جادوگر یہ
بات کر کے معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اگر وہ واقعی عمرو
عیار ہے تو اپنی طبیعت کے مطابق دولت مانگے گا۔ اس
طرح اسے معلوم ہو جائے گا لیکن عمرو جانتا تھا کہ اس
سے اسے کیا مانگنا ہے۔

"مجھے سیاہ عقاب چاہئے"۔ عمرو نے جواب دیا تو
زقوم جادوگر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر
آئے۔

"کیا کرو گے سیاہ عقاب کا"۔ زقوم جادوگر نے پوچھا۔
"مجھے سونا شہزادی نے بلوایا ہے لیکن مجھے معلوم ہے
کہ سیاہ عقاب کے بغیر میں اس کے محل میں داخل

نہیں ہو سکتا"۔ عمرو نے کہا تو زقوم جادوگر پوری طرح
مطمئن ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ کہاں ہے وہ نسخہ۔ مجھے دکھاؤ تاکہ میں
معلوم کروں کہ وہ وقتی تو نہیں ہے"۔ زقوم جادوگر نے
کہا تو عمرو نے زنبیل میں سے وہ شیشی نکال کر اسے
دے دی جو اس نے چاندنی پھول اور سیاہ چیل کے
انڈوں اور پانی ملا کر تیار کی تھی۔ زقوم جادوگر نے
شیشی کا ڈھکن کھولا اور اسے سونگھا۔

"ہاں۔ یہ واقعی اصل نسخہ ہے۔ اس کی مخصوص بو
میں پہچانتا ہوں"۔ زقوم جادوگر نے مسرت بھرے لہجے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تخت سے اتر آیا۔

"آؤ میرے ساتھ میں تمہیں سیاہ عقاب دیتا ہوں"۔
زقوم جادوگر نے کہا اور پھر وہ عمرو کو ساتھ لے کر محل
کے عقب میں ایک خوبصورت باغ میں آ گیا۔ وہاں
ایک درخت پر ایک سیاہ رنگ کا بہت بڑا عقاب بیٹھا
ہوا تھا جس کے پروں کے کنارے سنہری اور سرخ تھے۔
زقوم نے اسے بلایا تو وہ زقوم جادوگر کے سامنے آ کر
زمین پر بیٹھ گیا۔

"سیاہ عقاب۔ ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم حکیم الحکماء کو اپنی پشت پر بٹھا کر سونا شہزادی کے محل میں پہنچا دو"۔ زقوم جادوگر نے سیاہ عقاب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"۔ سیاہ عقاب کے منہ سے انسانی آواز سنائی دی۔

"جاؤ اس پر بیٹھ جاؤ"۔ زقوم جادوگر نے عمرو سے کہا اور عمرو سیاہ عقاب کی گردن پر بیٹھ گیا۔ سیاہ عقاب کی گردن میں سنہرا پٹہ موجود تھا اور ہیروں کا ہار بھی۔ عمرو نے اس ہیروں کے ہار میں اپنے پیر پھنسا لئے کیونکہ اس نے ڈھال اور تلوار بھی پکڑنی تھی۔ دوسرے لمحے عقاب ہوا میں اٹھا اور پھر تیز رفتاری سے آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر جا کر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی لیکن عمرو اس کی گردن پر اس طرح جم کر بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ عقاب کی گردن کی بجائے کسی کرسی پر اطمینان سے بیٹھا ہو۔ پھر اس نے زنبیل میں سے کایا پلٹ دوا نکال کر منہ میں رکھ لی تو دوسرے لمحے وہ اپنے اصل روپ

میں آگیا۔ اس نے زنبیل میں سے بوڑھے سپاہی کی منقش ڈھال اور تلوار نکال کر ہاتھ میں پکڑ لی۔ تھوڑی دیر بعد عقاب کا رخ نیچے کی طرف ہو گیا اور پھر عمرو کو نیچے عمارتیں نظر آنے لگ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد عقاب کافی نیچے آگیا اور پھر عمرو نے دور سے ایک شان دار محل دیکھا جس کے گنبد اور مینار تھے اور پتھر کا ہاتھی بھی نظر آ رہا تھا جس کی سونڈ اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ عقاب کا رخ اسی محل کی طرف تھا اس لئے عمرو سمجھ گیا کہ یہی سونا شہزادی کا محل ہے اور اسے بالکونی میں کھڑی ایک خوبصورت لڑکی بھی نظر آ گئی جس کے جسم پر سونے کی تاروں کا بنا ہوا لباس تھا۔ وہ واقعی اپنے لباس اور شکل و صورت سے شہزادی لگ رہی تھی۔ عقاب تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سونا شہزادی عقاب کو دیکھ کر تیزی سے پلٹی اور پھر دوڑتی ہوئی تیزی سے محل کے اندر غائب ہو گئی۔ اسی لمحے عقاب اس بالکونی میں اتر گیا۔ عمرو جلدی سے عقاب سے نیچے اترا تو عقاب اڑا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے عمرو کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ عمرو ہاتھ میں تلوار اور

ڈھال پکڑے آگے بڑھا ہی تھا کہ سونا شہزادی اچانک اس کے سامنے پہنچ گئی۔

"کون ہو تم"۔ سونا شہزادی نے کڑک دار لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام خواجہ عمرو ہے سونا شہزادی اور میں تمہیں ہلاک کرنے آیا ہوں کیونکہ تم انتہائی ظالم اور سفاک جادوگرنی ہو۔ تم انسانوں کی بھینٹ دیتی ہو"۔ عمرو نے بھی جواب میں کڑک دار لہجے میں کہا۔

"خواجہ عمرو۔ تو تم ہو وہ عمرو عیار جس نے ہزاروں جادوگروں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن تم مجھے ہلاک نہیں کر سکتے بلکہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گی"۔ سونا شہزادی نے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار پوری قوت سے عمرو پر ماری لیکن عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے ڈھال اس کے سامنے کر دی۔ شہزادی کی تلوار جیسے ہی اس منقش ڈھال پر پڑی ایک دھماکہ ہوا اور شہزادی کی چیخ نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا پھیل گیا۔ عمرو حیران و پریشان کھڑا تھا پھر اچانک دھواں چھٹ

گیا تو عمرو نے دیکھا کہ وہ اسی طرح محل کی بالکونی میں کھڑا تھا لیکن سونا شہزادی اور اس کی تلوار غائب ہو چکی تھی۔ عمرو آگے بڑھا اور پھر اس نے پورا محل چھان مارا لیکن نہ ہی اسے کہیں بوڑھے بابا ہمدانی کی بیٹی نظر آئی اور نہ ہی سونا شہزادی۔ پورا محل خالی تھا۔ عمرو نے ڈھال کو کاندھے سے لٹکایا اور پھر زنبیل میں سے بولنے والی گڑیا نکال کر اس نے اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا تو بولنے والی گڑیا کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئیں۔

"بولنے والی گڑیا۔ مجھے بتاؤ کہ سونا شہزادی کہاں غائب ہو گئی ہے اور بابا ہمدانی کی بیٹی کہاں ہے اور میں سونا شہزادی کو کیسے ہلاک کر سکتا ہوں یا راہ راست پر لا سکتا ہوں"۔ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا

"خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ سونا شہزادی ایک خاص جادوئی عمل میں مصروف ہے تاکہ تمہاری تلوار اور ڈھال بے اثر کر سکے۔ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی تو پھر تم ہلاک ہو جاؤ گے اور جب تک سونا

شہزادی نہ چاہے بابا ہمدانی کی بیٹی ظاہر نہیں ہو سکتی۔
تمہارے پاس وقت بہت کم ہے اس لئے تم جلد از جلد
اس محل میں موجود پتھر کے ہاتھی کی سونڈ کاٹ دو
جیسے ہی تم سونڈ کاٹو گے ایک بن مانس نما آدمی ظاہر ہو
جائے گا جس کا چہرہ سبز ہو گا اور اس کے چہرے پر
بال ہوں گے۔ یہ سونا شہزادی کی جادو کی سب سے
بڑی طاقت ہے پہلے اس کا چہرہ نمودار ہو گا اور پھر
آہستہ آہستہ مجسم شکل اختیار کر کے تمہارے سامنے
آئے گا وہ تم پر حملہ کرے گا لیکن تم نے بوڑھے سپاہی
کی ڈھال سے اس کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانا ہے
اور پھر سپاہی کی تلوار سے اس کی گردن اڑا دینی ہے۔
جیسے اس کی گردن کٹے گی۔ سونا شہزادی جو جادو کر رہی
ہے وہ ختم ہو جائے گا اور پھر سونا شہزادی تمہارے
سامنے آ جائے گی لیکن پھر وہ عیاری اور چالاکی سے تم
سے ڈھال اور تلوار لینے کی کوشش کرے گی لیکن تم
نے اس وقت تک ڈھال اور تلوار نہیں دینی جب تک
سونا شہزادی اپنے سر پر پہنا ہوا تاج تمہیں نہ دے
دے۔ جیسے ہی سونا شہزادی یہ تاج تمہارے حوالے

کرے تم فوراً اس تاج کے درمیان لٹکا ہوا ہیرا توڑ لینا
اور پھر اس ہیرے کو ہاتھی کی کٹی ہوئی سونڈ میں ڈال
دینا۔ جیسے ہی ہیرا سونڈ میں جائے گا سونا شہزادی کا
سارا جادو ختم ہو جائے گا اور سونا شہزادی مفلوج ہو کر
زمین پر گر پڑے گی اس وقت تم خنجر سلیمانی نکال کر
اس کی گردن پر رکھ دینا۔ اگر سونا شہزادی جادو سے
توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دینا ورنہ اسے ہلاک کر دینا
لیکن یہ خیال رکھنا کہ سبز آدمی بے حد پھرتیلا اور طاقتور
ہے ۔ وہ تمہیں ہلاک نہ کر دے اور سونا شہزادی نے
تمہیں سونڈ میں ہیرا نہیں ڈالنے دینا۔ اگر تم ایسا نہ کر
سکے تو تم خود ہلاک ہو جاؤ گے"۔ بولنے والی گڑیا نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس آنکھیں بے نور ہو گئیں تو
عمرو نے جلدی سے اسے زنبیل میں ڈالا اور پھر تلوار
لے کر پتھر کے بنے ہوئے ہاتھی پر چڑھ گیا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے تلوار اس ہاتھی
کی سونڈ پر ماری تو سونڈ کٹ گئی اور جیسے ہی سونڈ کٹی
سامنے ہی ہوا میں ایک سبز رنگ کا چہرہ نظر آنے لگا
جس پر بال تھے۔ وہ انتہائی غضبناک چہرہ تھا۔ عمرو نے

ہاتھی سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے سبز آدمی مجسم ہو
کر اس کے سامنے آگیا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے
عمرو پر حملہ کر دیا لیکن عمرو پہلے سے محتاط تھا اس لئے
وہ تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا لیکن سبز آدمی واقعی
بے پناہ پھرتیلا اور طاقتور تھا لیکن عمرو بھی دبلا پتلا
ہونے کی وجہ سے انتہائی پھرتیلا تھا۔ وہ مسلسل ڈھال
پر اس سبز آدمی کے وار کو روکتا رہا اور پھر اچانک عمرو
کو ایک موقع حملے کا مل گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی
سے تلوار کا وار کیا اور اس لمحے اس سبز آدمی کی گردن
کٹ گئی۔ اس کے ساتھ ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف
دھواں سا چھا گیا۔ جب دھواں چھٹا تو عمرو نے دیکھا کہ
اس کے سامنے سونا شہزادی موجود تھی لیکن اب اس
کے چہرے پر انتہائی نرمی تھی۔

"خواجہ عمرو۔ تم جیتے۔ میں ہاری۔ آؤ اب صلح کر
لیں۔ میرے پاس بہت بڑا خزانہ ہے اور میں تمہیں یہ
خزانہ انعام میں دیتی ہوں"۔ سونا شہزادی نے کہا

"مجھے۔ اچھا کہاں ہے خزانہ"۔ عمرو نے خوش ہوتے
ہوئے کہا۔ خزانے کا سنتے ہی عمرو خوش ہو گیا تھا۔

"یہ خزانہ تمہیں مل سکتا ہے کہ تم مجھے یہ ڈھال
دے دو"۔ سونا شہزادی نے کہا۔

"میں تیار ہوں لیکن مجھے تمہارے تاج میں موجود لٹکا
ہوا ہیرا زیادہ پسند ہے۔ اگر تم مجھے یہ تاج دے دو تو
میں یہ ڈھال تمہیں دے دوں گا"۔ عمرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہ تاج لے لو اور ڈھال مجھے دے
دو"۔ سونا شہزادی نے کہا اور تاج اتار کر اس نے عمرو
کی طرف بڑھا دیا۔ عمرو نے اپنی ڈھال سونا شہزادی کو
دے دی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے ہیرا
تاج میں سے نوچا اور ہاتھی کی طرف بھاگ پڑا۔ لیکن
شہزادی نے وہ ڈھال اس ہاتھی کی سونڈ کی طرف بڑھا
دی اور سونڈ کا سوراخ بند ہو گیا لیکن عمرو نے مڑ کر
ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار کا وار سونا شہزادی پر کیا تو
سونا شہزادی تلوار سے بچنے کے لئے جیسے ہی اچھل کر
ایک طرف ہٹی، ڈھال سونڈ کے سوراخ سے ہٹ گئی
اور عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے ہیرا اس سونڈ کے
سوراخ میں ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک
دھماکہ ہوا اور شہزادی زمین پر گر پڑی۔ اس کا جسم

بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ عمرو نے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی تلوار پھینکی اور زنبیل سے خنجر سلیمانی نکال کر سونا
شہزادی کی گردن پر رکھ دیا۔

"بولو سونا شہزادی۔ جادو سے توبہ کرتی ہو یا میں
تمہیں ہلاک کر دوں"۔ عمرو نے غضبناک لہجے میں کہا۔

"میں توبہ کرتی ہوں۔ مجھے مت مارو"۔ سونا شہزادی
نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"حضرت سلیمان کی قسم کھا کر وعدہ کرو کہ آئندہ
اپنے جادو سے کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ گی۔ بولو ورنہ میں
ایک لمحے میں تمہاری گردن کاٹ دوں گا"۔ عمرو نے کہا
تو سونا شہزادی نے فوراً ہی حضرت سلیمان کی قسم کھا کر
وعدہ کر لیا اور جیسے ہی اس نے وعدہ کیا ایک زور دار
دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔ جب دھواں
چھٹا تو عمرو نے دیکھا کہ وہ ہاتھی وغیرہ سب غائب ہو
چکے تھے اور سونا شہزادی اب سر جھکائے کھڑی تھی۔

"اب میں نے قسم کھا لی ہے اور مجھے معلوم ہو گیا
ہے کہ چاہے میں کتنی بڑی جادوگرنی کیوں نہ بن جاؤں
بہرحال عبرتناک موت ماری جاؤں گی اس لئے میں سچے

دل سے تکلیف دینے والے جادو سے توبہ کرتی ہوں"۔
سونا شہزادی نے کہا۔

"بابا ہمدانی کی بیٹی کہاں ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"آؤ میرے ساتھ"۔ سونا شہزادی نے کہا اور پھر وہ
وہ اسے ایک کمرے میں لے گئی جہاں ایک خوبصورت
لڑکی اداس بیٹھی ہوئی تھی لیکن جب سونا شہزادی نے
اسے ساری بات بتائی تو وہ بے حد خوش ہوئی اور اس
نے عمرو کا شکریہ ادا کیا اور سونا شہزادی نے بھی عمرو کو
اپنا تمام خزانہ انعام میں دے دیا۔ چونکہ اس کے جادو
کے محل کے گرد تمام جادو کے حصار ختم ہو چکے تھے
اس لئے عمرو بابا ہمدانی کی بیٹی کو ساتھ لے کر اس
محل سے نکلا اور پھر وہ دونوں بابا ہمدانی کے مکان پر
پہنچ گئے۔ بابا ہمدانی اپنی بیٹی کو صحیح سلامت دیکھ کر بے
حد خوش ہوا۔ اسے جب معلوم ہوا کہ سونا شہزادی نے
بھی توبہ کر لی ہے تو وہ اور بھی زیادہ خوش ہو گیا۔

"اب سیستانی چادر میری طرف سے تحفے کے طور پر
قبول کر لو"۔ بابا ہمدانی نے کہا تو عمرو بے اختیار ہنس
پڑا۔

"ہاں۔ اب میں اسے تحفے کے طور پر قبول کر سکتا ہوں کیونکہ اگر میں یہ چادر نہ لے گیا تو میری بیوی مجھے چھینے نہ دے گی"۔ عمرو نے کہا تو بابا ہمدانی اور اس کی بیٹی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ عمرو کئی روز تک ان کا مہمان رہا اور پھر چادر سیستانی کو زنبیل میں ڈال کر وہ ان سے اجازت لے کر ایک ویران جگہ پر آیا اور اس نے زنبیل میں سے سنہری چپلیں نکال کر پیروں میں پہنیں اور پھر انہیں حکم دیا کہ وہ اسے اپنے مکان کے قریب جنگل میں پہنچا دے اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔ دوسرے لمحے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی اور پھر جب اسے دوبارہ پیروں کے نیچے زمین کا احساس ہوا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ واقعی اپنے مکان کے قریب جنگل میں موجود تھا۔ اس نے سنہری چپلیں اتار کر زنبیل میں ڈالیں اور زنبیل میں سے اپنی عام جوتیاں نکال کر پہن لیں اور پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا جنگل سے نکل کر اپنے مکان کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے اطمینان تھا کہ وہ سونا شہزادی کو بھی راہ راست پر لے آیا ہے۔ اسے

بھاری خزانہ بھی انعام میں مل گیا ہے اور وہ اپنی بیوی چاند ستارہ کے لئے سیستانی چادر بھی لے آیا ہے اس لئے وہ خوش بھی تھا اور ہر لحاظ سے مطمئن بھی۔

ختم شد

عمرو عیار کی عیاریوں سے بھرپور دلچسپ کہانی

مصنف ___ مظہر کلیم ایم، اے

بے چہرہ شہزادی ___ ایسی شہزادی جس کا چہرہ ایک جادوگر نے سزا کے طور پر اس طرح بگاڑ دیا تھا کہ وہ بے چہرہ بن کر رہ گئی تھی۔

بے چہرہ شہزادی ___ جس سے عمرو عیار نے وعدہ کر لیا کہ وہ اُسے اس کا چہرہ واپس دلائے گا۔

جابور جادوگر ___ ایک انتہائی طاقتور جادوگر ___ جس نے عمرو عیار کو کوئی اہمیت ہی نہ دی۔

شہزادی حسن آرا ___ ایک ایسی عورت جو عمرو عیار سے بھی بڑی عیارہ تھی اور جس نے عیاری میں عمرو کو شکست دے دی۔

انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ واقعات

عمرو کی عیاریوں سے بھرپور انتہائی دلچسپ کہانی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان